بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ اندنون کتاب لاجواب اشتمال غرائب حکایات الفت یعنی

گلدستہ الفت

باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد بار اول ماہ فروری سنہ ۱۸۸۸ء

مطبع نامی واقع لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخمس اول

دل ہر گھڑی کے خوف و خطر سے نکل گیا
شکر خدا عدو کے بھی شہر سے نکل گیا
درد و غم فراق جگر سے نکل گیا
لڑ کر رقیب یار کے گھر سے نکل گیا

مریخ آج برج قمر سے نکل گیا

حسرت ہی رہ گئی دل ناشاد کو مرے
اندیشہ ہجر کا اس رنج تھا مجھکو
کچھ لوٹنے نہ پایا شب وصل کے مزے
ہونے نہ پایا وصل بھی صبح کو

دم شام ہی آ وقت سحر سے نکل گیا

نکلی نیام سے جو وہ شمشیر آبدار
کسنے نڈھال ہوکے نہ ٹوٹا گیا قرار
بولا افلاک زمیں پہ مہ نو ہے آشکار
تیغ اوسکی معرکے میں جو چمکی ہلال دار

شرمندہ ہوکے چاند سپر نکل گیا

دانتوں میں اوسکے آب ہے اللہ کسقدر	چہرہ وہ سطوت کی ہوتی ہے معلوم سب اودہر
خنجلیں ہنس پڑا جو مرا تجربہ ستمگر	دندان صاف سے وہ زبان آگئی نظر

اپنی نگہ کا تار گہر سے نکل گیا

اوسنے کہا کہ حال کچھ اپنا بیان کر	کیا ہیں سے عشق نے ترے لیں کیا اثر
میں ہوا ایسا عشق ترا وجیہان ہی کیدہر	الفت کا راز او سنے چھپایا تو تھا مگر

آنسو تھما نہ دیدۂ تر سے نکل گیا

دیکھی شگفتگی جو دہان نگار کی	دانتوں پہ میں نے جان تری گیشار کی
کیا آبرو حسد نے رکھی خاکسار کی	دل نے اوبھارا جیا سے دندان یار کی

میں غوطہ کھا کے آب گہر سے نکل گیا

پی کر شراب غیر جو بیٹھا نے سے ملے	کیا دانتوں بیچ یار پریچار دے سے چلے
نکلے نہ وسے لکھے خوبی قسمت سے دلولے	مستی میں میں نگاہی چکا تھا او سے گلے

سبکا جو پاؤں ہاتھ کمر سے نکل گیا

قسمت نے مجکو چھپا پہر سے کیا نڈھال	جو لگا وہ خواب ناز سے کمر کا ہوا خیال
چپایا ہزار مجکا لیکن چھپا نہ حال	میں نے سبھی کی کمر کی تمنا سے وصال

نالہ لگا کے مرغ سحر سے نکل گیا

گستاخ میں تو ہوتا ہوں کرنا اگر معاف	عاشق تھا پہلے ناف کا تم سے کہوں میں صاف
تقدیر کیا ہی بیگ لی مجسے جو بر خلاف	چاہ ذقن کو دیکھ کے بھولی تمہاری ناف

ڈوبا کنوئیں میں جبکہ بھنور سے نکل گیا

مژہ ... نگاہ بلا چال ہے گہری	شوخی سے کہ گرہ ... چال اک ہیں بھری

غزل

حیرت ہو دیکھو عقل مین آتا نہین ذری | شعلہ ہے یا شرر ہے چھلاوا ہے یا پری

بجلی چمک گئی وہ جدہر سے نکل گیا

دیوانہ کر دیا ہے دل بیقرار نے | جاتا ہون بار بار مین در پر پکارنے
پکڑا گیا ہے اوسکو کسی پختہ کار نے | دوسرا امکان بنایا ہے رہنے کا یار نے

مین جب ادہر گیا وہ اودہر سے نکل گیا

حاسد کے اعتراض کا دیتا نہین جواب | ایسا ہے خاکسار زمانے مین انتخاب
کیونکر عدو نہ ہاتھ ملین کھا کے پیچ و تاب | کیا مرتبہ ہوا ہے اما نت کو دستیاب

سو اونگلیان اوٹھین جدہر سے نکل گیا

مخمس دوم

کہا نسے لائیگا اسکے کوئی جواب مین پاؤن | حنا رنگی ہے ڈوبے مین یا شہاب مین پاؤن
نہ ایسے حور نے بھی دیکھے ہونگے خواب مین پاؤن | ہے دیکھے چہرہ سے بہتر ہین آفتاب مین پاؤن

بجا ہے رخ کیطرح رکھے جو تو نقاب مین پاؤن

جمال یار کی خورشید مین ہے گو کہ ضیا | مگر نہ چشمہ نہ ابرو نہ وہ بدن کی ضیا
خدا کیواسطے اے چرخ تو ہی مجھکو بتا | یہ چل سکیگی مہ مہروش سے کیونکر بلا

نہ رہینگے ہاتھ نہ ہین جسم آفتاب مین پاؤن

فروغ آتش حسرت سے جسم جلنے لگے | جگر یہ خون ہو کہ منہ سے لہو اوگلنے لگے
یہ دست سر سے قدم تک تو دم نکلنے لگے | نظر جو آئے وہ تلوے تو ہاتھ ملنے لگے

نہ دیکھے ہونگے پری کے بھی ایسے خواب مین پاؤن

سدا طہارت زاہد کو نام دہرتا ہون | اثر سے اسکے رزسے مین تازگی بہرتا ہون

لگاکے زر عرق گل سے جو مَلتا ہون
کبھی جو اوس گل یکتا کو سجدہ کرتا ہون

وضو کیواسطے دہوتا ہون کفن گلابین پانون

لگی جو شیشہ کی کو خسار مین ٹھوکر
جدا کرون نہ مین سینہ سے زیست بین دم بھر
ادب ہے کی کا مجھے اور محتسب کا ہے ڈر
لگاؤن عمر بھر آنکھو نسی اور رکھون سر پر

جو وقت نشہ پڑے ساغر شراب مین پانون

فرس ہے فیض قدم سے ترے چمکتا مدام
غبار راہ مین عالم ہے نور کا سر شام
یہ گوشے گوشے ہین تلوے بتا کہ ماہ تمام
زمین پہ چاندنی اسے شہسوار ہے ہر گام

قمر ہے حالہ مین یا ہین ترے رکاب مین پانون

سبک وہین غضب ہے بلا ہے ساغر بھی
نرالی چال ہے کرتا ہے ٹیڑھی راہ بیٹھے
کچھ اپنی عقل مین آتا نہین کہ ہے کیا شے
یہ کسطرح سے سدا دورمی مین چلتا ہے

حقیقۃً تو نہین ساغر شراب مین پانون

کہون سمند کو برق غضب کی سیل فنا
یہ تیز پا ہے تو کسی مین کہین ہین ماہ لقا
فلک کی سمت شب چار دہ جو اوڑ کے گیا
وہین ہلال ہوا کٹ گئے افق سے پیدا

ترے فرس کا دراپا جو ماہتاب مین پانون

کلائی یار جو دستی کی طرح ٹپکوائے
زبان سے اف نکرو کہین بدن مرے پائے
کرون جو ضبط تو عالم کا ہوش اوڑ جائے
وہ دل جلا ہون کہ مطلق نہ مجھ پہ آنچ آئے

لگاؤ سیخ کی جاگہ کوئی کباب مین پانون

دیا ہے کیا مجھے کیف شراب کا جھگڑا
چلن مین کاسۂ سر دو جام سے ہے سوا
گرا مین شیشہ و ساغر پہ کوئی دم مین گرا
پکڑ لے ہاتھ مرا ساقیا برائے خدا

۵

غزل

گرا اُٹھکر اُٹھے ہین ابھی نشۂ شراب مین پانون

وہ شوخ عالم رویا مین سامنے جب آئے — جگایا طالع خفتہ نے دفعتاً ای واے
کھلی جو آنکھ تو کہہ کے ہم بھی چلائے — گیا وہ چشم زدن مین ہمارے ہاتھ سے ہای
لگا نہ پاۓ نہ آنکھون سے اوسکے خواب مین پانون

یہ کل کی بات ہے مین پاس تو نہین تھا اوسکے — شب وصال کے ہر روز لوٹتا تھا فرش سے
اب ایسا تو نے فلک کر دیا حقیر مجھے — سوال وصل کا کرتا ہون نہین جو اوس بت سے
خدا کی شان دکھاتا ہے وہ جواب مین پانون

گدا کو زور سے تھے سلطنت دلا سکتے — شراب خم سے فلاطون کو بھی پلا سکتے
ملک نہ آنکھ جوانی مین تھے ملا سکتے — ہین اب تو پیر نہین بھی ملا سکتے
نکالے پیٹ سے تھے عالم شباب مین پانون

غنی ہے زر مین ہراسان ہے تنگدستی مین — خدا کی بھول گیا یاد می پرستی مین
اجل کا خاک نہین دھیان جوش مستی مین — غرور دم کو ہے کیا ہے ثبات ہستی مین
بلا کی موج نے پھیلائے ہین حباب مین پانون

خیال نشۂ می کا گیا نہ دل سے کبھی — مدام میکدۂ دہر مین نئی سوجھی
تلاش بادہ مین لب پر وہ نہ ہاتھ سے دی — وہ رند ہون رمضان مین چلا جو پیاس بجھی
ڈبوئے حوض سمجھکر خم شراب مین پانون

نہ مجھسا سوختہ جان دہر مین کوئی ہوگا — پس فنا بھی رہا پاے بند دام بلا
کرون نصیب کی خوبی کا ہائے کیا شکوا — وہ صید ہون کہ چلی پر بھی مین رہا نہ ہوا
بندھے ہین رشتۂ باریک سیخ کباب مین پانون ؎

نے سے ہاتھ اوٹھا مستعد آگے ہے اجل
خدا کیواسطے کر اب تو کوئی نیک عمل
عدم کا کوچ زمانے سے آج ہے یا کل
بتون کو چھوڑ امانت مزار شاہ پہ چل
نہ ہے نصیب ہوا لٹھے رہ ثواب مین پاؤن

مخمس سیوم بر غزل میر تقی صاحب

میری وحشت کا جو کچھ حال سنا میر کے بعد
سونا جنگل جو نظر اوسکو پڑا میر کے بعد
ہو گیا جوش جنون حد سے سوا میر کے بعد
آگے سجادہ نشین قیس ہوا میر کے بعد
نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میر کے بعد

باغ عالم مین جو بلبل ہون نہ ہون جان چمن
پھاڑ ڈالینگے گریبان کو جوانان چمن
مین نہ ہونگا تو ہنسیگا کوئی خواہان چمن
منہ پہ رکھ کر دامن گل بیٹھینگے مرغان چمن
باغ مین خاک اوڑائیگی صبا میر کے بعد

یاد ہون اوسکے کبھی وہ تو نہایت کمسن
سب پنہا ہر [illegible] دیتا ہے نہین حال باطن
یاد کا اوسکو [illegible] طفلی کے ہین دن
ابتو ہنس ہنس کے لگاتا ہے وہ مہندی لیکن
خون رولائیگا اوسے رنگ حنا میر کے بعد

منتا [illegible] سی اک اوٹھتی ہے یہ چمن مین ہر صبح
[illegible] کبھی کہتا ہون کفن مین ہر صبح
جان آجاتی ہے گویا مرے تن مین ہر صبح
وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح
پہلے مین جاتا تھا اور باد صبا میر کے بعد

مین ہی پوشاک بدلتا تھا تری غنچہ دہن
[illegible] اوتاریگا مرے بعد تیرا پیراہن
کبھی اغیار نے دیکھا نہین یہ گل سا بدن
چاک کرتا ہے اسی غم سے گریبان کفن
کون کھولیگا ترے بند قبا میر کے بعد

مین ہی دیوانہ اکیلا نہین صحرا مین ہون	بعد میرے کئی پیدا ہونگے بہت سے مجنون
کتنے تلوونکا ابھی تجکو بہانا ہے خون	تیز رکھنا سر ہر خار کو اے دشت جنون

شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

ایک بیک دوستو اولٹا یہ زمانہ ایسا	جان عشاق پہ کرنے لگے معشوق فدا
نہ حسینونکی رہی آنکھ مین کچھ شرم و حیا	کیا عجب قیس لیلے سے جو نکلے پیدا

مرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد

مر گیا جبکہ امانت تو پھری کچھ تقدیر	غم ہوا اوسکو بہت ہو گئی حالت تغییر
جیتے جی تونے خبر لی نہ ذرا کی تدبیر	بعد مرنے کے مری قبر پہ آیا وہ مشیر

یاد آئی مرے عیسے کو دوا میرے بعد

مخمس بر غزل میان قلق صاحب

نکالو عاشق شیدا اسکے حوصلہ دل کا	بہت دنون سے شکایت ہے مشغلہ دل کا
چور اسکے آنکھ دکھاؤ نہ آبلہ دل کا	ادا سے دیکھ لو جاتا ہے گلہ دل کا

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

نہ پوچھو دوستو ہم کس غضب مین پھنستے ہین	ستم اوٹھاتے ہین اونکے جفا مین پھنستے ہین
خموش رہتے ہین آنکھو نسے اشک بہتے ہین	وہ ظلم کرتے ہین ہم پر لوگ کہتے ہین

خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا

کسی کی زلف کا مفتون ہون جوش وحشت کی	قدم کو بیڑیا پونگی غل سے استراحت
[illegible] سلاسل سے کسکو نفرت ہے	وفادار نہ ہون کہ مجھے چھٹکے بیٹھی بیعت

ملا ہے گیسوئے جانان سے سلسلہ دل کا

غزل

[illegible]

شب فراق کا اتنا طول مجھ پہ قہر و غضب | تڑپتا تھا دل وحشت کو وہ رنج و تعب
...لی وہ لونہ یہ سوجھا سے کھیل جکڑ اب | امید صبح میں کرتا ہوں چاک دامن شب
جنون میں زور انکا لا ہے مشغلہ دل کا

ادھر سوا دہ جدائی مجھے کاروان جو گذرینگے | ہر اک کو اپنے مسافر کا ہم پتا دینگے
...نک تا ملک دل گم گشتہ کی خبر لینگے | پھرا جو کوچہ قاتل سے کوئی پوچھینگے
سنا ہے لٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا

...فصل گل میں مقدر نے خار مجکو دیا | پھنسایا دام میں کھانے نہ دی چمن کی ہوا
پھرا نہ باغ میں دو روز بھی برنگ صبا | بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا
ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلا دل کا تو

...کو دیکھا ہم پیری ہے سر بسر ابتر یان | ہوا ہی باغ جوانی میں دخل باد خزان
عبث بہار چمن کل ہے حوصلہ نادان | ہزار فصل گل آئے جنون وہ جوش کہان
گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا

قرار شور جگر سے بھلا مجھے کب ہے | تڑپ تڑپ کے گذاری فراق کی شب ہے
سوا ہے کل سے بھی کچھ نیر د کل نہیں ہے | خدا ہی خیر کرے آج رنگ بید مصب ہے
نہایت ہی ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

کبھی ہو نہ امانت سے آئینہ رو صاف | سدا حسینوں کی بات ہی دل خلاف
یہان تو داد کسی نے نہ دی قصور معاف | خدا کے سامنے اپنا سے لے قلق انصاف
بتوں سے حشر میں ہوگا مقابلہ دل کا تو

تخمیس بر غزل میان صبا صاحب

غزل

دیکھیے ان گلعذاروں کی فضا دو چار دن
زندگانی کا اوڑا لیجیے مزا دو چار دن
اس چمن میں نخل آپ کیجیے ہرا دو چار دن
مغتنم ہے باغ عالم کی ہوا دو چار دن
صورت گل ہے یہاں نشو و نما دو چار دن

غور ہم کو چاہیے اپنے مآل کار پر
آمد آمد ہے خزاں کی حسن کے گلزار پر
بل نہیں لازم ہے اتنا گیسوے خمدار پر
سبزۂ خط کا نمو ہے چاند سے رخسار پر
اور رخ پر چھوڑ تو زلف دوتا دو چار دن

یا تو میری آنکھ سے اک پل نہ ہوتا تھا نہاں
غیر سے واں صحبتیں ہیں یاں ہم تڑپتے ہیں یہاں
یا چھپایا منہ کو ایسا کچھ نہیں جس کا بیاں
او بت کافر تری اللہ رے بے پروائیاں
آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

آج کل اوسکو غرور حسن ہے حد سے سوا
واسطہ خالق کا دیکر جو میں نے التجا
گفتگو میں طاق ہے اصلا نہیں شرم و حیا
مدعای وصل سنکر وہ صنم کہنے لگا
بیٹھکر مسجد میں کر یاد خدا دو چار دن

جامۂ ہستی سے میں نے قطع کی جب دوستی
چھولی دامن کا جہاں میں ساتھ تھا جو ہر گھڑی
آنسو ولنی تر کئی روز آستین قاتل نے کی
مجھ گریبان چاک کے مرنے سے اک وحشت رہی
وا رہی اوس شوخ کے بند قبا دو چار دن

کیا کہوں کیا کیا تصور میں مجھے بھائے نہ تم
آنکھیں روشن کرنیکو تشریف یاں لائے نہ تم
پر شب ہجراں میں میرے گھبرائے نہ تم
یہ بڑا اندھیر ہے اک رات بھی آئے نہ تم
چاندنی کیا کیا ہوئی اے مہ لقا دو چار دن

لے چلو نگاہ آج اپنے گھر سمجھے میں ہم کو
اعتبار ان جھوٹ باتوں کا نہیں ہرگز مجھ

مین غم ہانو نگا کبھی فقرہ کسی نادانکو دی	واہ رہے وعدہ ترا قربان وعدہ کے ترے

ایکدن کے ہوگئے لے بیوفا دو چار دن

ایکدن ہونا ہے ہر اعلی و ادنا کو فنا سلطنت دنیا مین کی تو کیا فقیری کی تو کیا	یہ مسافر خانہ ہے ای غافلو عبرت کی جا روز آتی ہے لب گور غریبان سے صدا

شادی و غم سب ہے شاہ و گدا دو چار دن

توڑنے پر پھول مین ہیکو ہزارون گالیان خار اوڑیگی باغ مین جب آگئی فصل خزان	دور ہے تیر اکوئی لب کہوا سکتا ہے زبان نکہت گل پھر کہان باد بہاری پھر کہان

باندہ لے ای باغبان اپنی ہوا دو چار دن

مانگتا ہون بوسہ گیسو تو دیتا ہے صدا شانہ کرتا ہون تو نازل سر پہ ہوتی ہے بلا	ہوش مین آ و علاج اپنا کرو بہر خدا وہ پری کہتا ہے دیوانہ بنا کر زلف کا

فصد لو اپنی کرو جاکر دوا دو چار دن

دید و نین وہ الینگے دید کے کہا کر پیچ و تاب پھر کہان یہ پیچی نظر بین ابیل خانہ خراب	اوٹھ گیا جب شرم کا پردہ کہان کی پھر نقاب پھر کہان یہ دن کی جیتون چند دن کا ہو حجاب

دید کے قابل ہے آنکھونکی حیا دو چار دن

وای و نیرا وج مین جو جام نخوت ہین پیے غیر کیسے ہین سگونکی سمت سے دیدہ سیے	بات پر نیا نہین رہتا جدا روکے لیے ہڈیان کتی بھی سونگھین ہانیو نگین نہ کیسے

ہے شرف پھر پر و بال ہما دو چار دن

مست ہو جاتا ہے گل گلگشت مین وقت سحر بادہ کش کی طرف مجکو یہ آتا ہے نظر	موج باد صبح موج می کا رکھتی ہے اثر زاہدونکی رال ٹپکے گی مے گلرنگ پر

جلسے زندان میں کبھی ہم سے وہ جینا یاد کرے
ہم صفیرو ہم ہی وہ بیان حد یاد کرے
فصل گل آئی بیابان میں جنون یاد کرے
نکہت گل آئی باغ میں ہر باد کرے
[illegible] آرام روش پر وہ پرزہ یاد کرے
[illegible] قمری کو کرے ہم وہ آواز یاد کرے
[illegible] صبا [illegible] وہ گل [illegible] یاد کرے

گر یہی یوں ہی گلستان کی ہوا دو چار دن	
ہاتھ میں تسبیح رکھیے خلق تا دانا کہے جال پھیلائیے ہر اہل زر جس میں پھنسے	پیچ سب سے کیجیے سر پہ عمامہ باندھیے دام پہ الجھے ہو چکی مفلس [illegible]
بیٹھیے جا میں بنکر پارسا دو چار دن	
یاد کرتا ہے امانت تمکو اکثر باغ میں میکشو تکی گھٹی رہتی ہیں من بھر باغ میں	سر پہ مینا ہے [illegible] ہر پھول ساغر ہاتھ میں یاد [illegible] باغ میں
موسم گل کی یہی ہیں ای صبا دو چار دن	

مخمس طبع زاد تصنیف مصنف

سویا آرام سے عالم تجھے سونے نہ دیا کالیاں دیکے پہ ہم تجھے سونے نہ دیا	[illegible] ہر رات میں [illegible] ہم تجھے سونے نہ دیا رات ہر چند یہی کم تجھے سونے نہ دیا
صحبت یار نے اکدم تجھے سونے نہ دیا	
شب کو آیا وہ مرے گھر میں جو ہمراہ رقیب پائیں بیٹھا کبھی اٹھا کبھی لیٹا میں قریب	بے قراری سے کہا حال دل زار رقیب رات آنکھوں میں کٹی پر نہ ہوا وصل نصیب
صحبت یار نے اکدم تجھے سونے نہ دیا	
شب کو ہاتھ اوسنے لگانے نہ دیا ہو کے بہم سنگدل وصل کا راضی نہوا ہای ستم	کس کی نیندیں [illegible] نے تدبیر او سوچ کا فکر [illegible] جاگتے جاگتے پتھرا گئیں آنکھیں [illegible] ہم
صحبت یار نے اکدم تجھے سونے نہ دیا	
چین مجھکو نہ ملا آنکھو کے جھپکانے میں کبھی الجھایا مجھے زلف کے سلجھانے میں	غل مچایا کبھی وہ مجھ ہوا اگانے میں گدگدی کبھی چٹکی کبھی لی ستانے میں

12

[illegible]

غزل

[illegible]

صحبت یار سے اکدم مجھے سونے ندیا

ہوا وصل اوسکا بسیر جو قضا را مجکو
رات بھر چھیڑ اکیا وہ ستم آرا مجکو
انگڑا لیع ہیں بیدار سے یارا مجکو
جب ذرا آنکھ لگی ساتھ پکارا مجکو

صحبت یار سے اکدم مجھے سونے ندیا

سو گیا وہ تو مرے شبکو مقدر جاگے
بیقراری میں کمربند کے تو ڑے دھاگے
وصل کی آس ہوئی ہجر کے صدمے بھاگے
کبھی زانو پہ رکھا ہاتھ کبھی پر آگے

صحبت یار سے اکدم مجھے سونے ندیا

شبکو نادانی سے وہ پاس مرے سو تو رہا
ہوا صبح تلک وصل قیامت کی ہے کیا
پر رہا نیند میں عاشق کیطرف سے کھٹکا
ہاتھ جب میں نے لگایا وہ برابر چونکا

صحبت یار سے اکدم مجھے سونے ندیا

ہو دیا ہائے شب لطف ملاقات سحر
رات بھر چھوٹنے دیے پاؤں نہ ہیہات اوسنے
بیٹھ جانی کوئی تا صبح بندی گھات اوسنے
ہاتھ میں ہاتھ لیے میں تو دی لات اوسنے

صحبت یار سے اکدم مجھے سونے ندیا

کیا کرون حال شب وصل کا میں اظہار
ہو نہ تھا چاہیے کبھی اوسکے چومے رخسار
آیا تھا یوں میں جو وہ جاتے ہے صبر و قرار
صبح تک آنکھ نہ جھپکی سبب بوس و کنار

صحبت یار سے اکدم مجھے سونے ندیا

مسدس ہفتم

کیسے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے
کوئی نہ پھر محبت کا آشنا ہووے
کسیکا دل نہ کسی شخص سے لگا ہووے
مریض عشق کا کوئی نہ اسے خدا ہووے

۱۳

[illegible]

وہ لیس ... ہون کہ ... [illegible]
... اسا ... افسانہ ... [illegible]
... زلف ... [illegible]

غزل

کسی کا دل نہ آئی غم و الم مین ہے
کوئی نہ گیسوے جانا کے پیچ و خم مین ہے

کوئی جہان مین نہ بیمار ہو محبت کا
کہ ہوتی عشق مین رسوائیان ہین حد سے سوا

یہ وہ مرض ہے کہ عیسیٰ سے بھی ہو نہ جسکی دوا
قسم خدا کی یہ مطلب کسی نے سچ ہے کہا

یہ عشق وہ ہے کہ پتھر کو دم مین آب کرے
لگائے دل وہی جسکو خدا خراب کرے

عزیزو یہان یہ فن عاشقی برا ہے کمال
نہ پوچھو دل پہ گذرتے ہین جو کہ رنج و ملال

جسے ہو عشق کسی کا اوسی سے پوچھو حال
ہمیشہ رہتا ہے معشوق ہی کا اوسکو خیال

اوسے نہ دیکھا تو بیکل و نہار رہتا ہے
اوسیکو دل سحر و شام یاد کرتا ہے

ہمیشہ رہتا ہے معشوق ہی مین دھیان لگا
اوسیکا آنکھون مین پھرتا ہے روز و شب نقشا

اوسیکا ذکر اوسیکا ہی ہر گھڑی چرچا
کچھ اور دلکو خوش آتا نہین ہے اوسکے سوا

اوسیکی زلف کا سودا مدام رہتا ہے
اوسیکا لب پہ شب و روز نام رہتا ہے

غرض کہ حال مین اپنا اک دن عزیزو کہا
ہمیشہ اک صورت مین اوسکے گرد رہا

دل خراب ہے اک طفل مہ جبین پہ فدا
پر اوسنے بھولکے بھی میری سمت رخ نکیا

ملا جو راہ مین کترا کے صاف دی اوسنے
تباہ کرکے مجھے پھر خبر نہ لی اوسنے

ہنسا ہر ایک سے وہ گل اور مجکو رلوا دیا
کبھی نہ رحم اوسے میرے حال پر آیا

[illegible]

[illegible]

...جو عشق مین اوسکو جو مین نے دیکھ پایا	شب فراق کو صد ہوا دکھائے غم کھایا

رہا خیال اوسیکا ہر اک گھڑی مجکو
کسیطرح سے عزیز و نہ کل پڑی مجکو

...ل اور جانسے ہمیشہ رہا مین اوسپہ فدا	پر اوسکے دلمین مرے عشق نے اثر نہ کیا
...چپکے سایہ عاشق سے کی گریز سدا	کسی طرح وہ پری رو نہ میرے ہاتھ لگا

نہ ہنس کے مجھ سے کبھی بات کی نہ شاد کیا
کیا وسکو اشک بہا کر نہ مین نے یاد کیا

...رہا ہجر مین اوسکے رہا مرا دل زار	رہی اودھر ہمیں ملنے سے نیز نام سے عار
...ن اوسکی دید سے آیا کبھی نہ مجکو قرار	پہ وہ ہمیشہ رہا میری شکل سے بیزار

کبھی نہ اوسنے مری بات کا جواب دیا
پھر اسکے ستہ دل مضطر کو اضطراب دیا

...لیا مجھکو جو اک ان وہ راستہ مین ملا	تو وان یہ منت و زاری یہ مین ...
...کہا کہ واسطے مجھ سے تو کیون نہین ملتا	بتا دے مین نے ترا کونسا قصور کیا

جو کچھ قصور ہوا ہو تو بخش دے للہ
ترے فراق مین میرا بہت ہی حال تباہ

...تیرے سوا نہین کچھ اور مجکو بھاتا ہے	ترا خیال مجھے ہر گھڑی ستاتا ہے
...لبون پہ دم ہے غم ہجر جان کھاتا ہے	کلیجہ منہ کو مرے بار بار آتا ہے

نہ چین آتا ہے دنکو نہ شب کو سوتا ہون
ترے فراق مین منہ ڈھانپ کے مین روتا ہون

۱۵

کسی سو خوش نہین باغ جہان نہین دل کو قرار
کسی چمن کی نہ خوش آتی نہین فضا ...

گھڑی گھڑی ہے سوتا ہے بے کلی مین نہار
تری جدائی مین روتا ہون مثل ابر ...

نہ گل سے کام نہ بلبل سے کام ہے مجکو
ہمیشہ ورد زبان تیرا نام ہے مجکو

ترا ہی تذکرہ رہتا ہے لب پہ آٹھ پہر
غم فراق سے ہر لحظہ حال ہے ...

اب اپنی زندگی آتی نہین ہے مجھکو نظر
قلق مین درد مین کرجاؤنگا جہان ...

اسی طرح سے رہا کچھ دنون جو حال مرا
تمہارے ہجر مین ہو جائیگا وصال مرا

خدا کے واسطے بولو تو منہ سے ایک ذرا
تمہارے جینے تو گویا مجھے ہے قتل ...

ملاؤ آنکھ نہ چھپو اجی برا ہے خدا
کوئی زمانے مین ہوگا نہ بیوفا ...

کچھ اب تلک نہین معلوم دلکا حال تمہین
ہمارا دم ہے نکلتا نہین خیال تمہین

یہ بات سنکے وہ مغرور ہنس کے یون بولا
فریب ملنے سے بھلا آپکو ہے حاصل ...

جہان مین مجھ سا ہے معشوق نہ حسین صدہا
جو ہو گئے ہین نظر تیرے دل ...

کسی طرح نہ مین حضرت کے پاس آؤنگا
بلاؤنگا غیر سے اور آپ کو جلاؤنگا

خیال ہی مجھے رسوائیو نکا اپنی مدام
نہ راہ مین کبھی کرنا ہے اس ...

زبان سے لیجئیگا ہے نہ میرے وصل کا نام
پری ہے تمہین کچھ انسان نے بھلا کیا ...

خدا کے واسطے آگے سے میرے ٹل جاؤ
فروغ آتش ہجر سے کہین نہ جل جا ...

[illegible]

یہ کلمہ سخت اہانت سے یار نے جو کہا جھکا کے پاس سے گردن وہاں سے گھر کو پھرا	تو اوسکے طبع دل حسرت زدہ کو رنج ہوا نہ قصد ہی رہ گیا پھر کسی سے ملنے کا

کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا مین نے
نہ نام عشق کا بار دگر لیا مین نے

ترجیع بند ہشتم

کیا بیان ہو بیماری الفت تیری عشق مین شکل ہی بگڑی آیا یہ آفت تیری	پھر گیا درد جگر گھٹ گئی طاقت تیری لوگ سچ کہتے ہین شباہت تیری

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

اپنے کی توقع نہین یہ غیر ہی حال جو عیادت کے لیے آتا ہے سنکر احوال	صدمہ ہجر سے اغلب ہے کہ ہو جائے نڈھال اشک بھر لاکے وہ آنکھوں مین یہ کرتا ہے سوال

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیری

دوست جو اوسکا دیکھا جو بہت حال تباہ لائین او سکو سمجھ کے عجب غیرت یوسف کی ہی چاہ	سب لگے کہنے کہ للہ نہ غم کھا لیکہ حال سے اپنے ہمین بھی خبر اگر آگاہ

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

نہ وہ صورت نہ وہ شوکت ہے نہ وہ رعنائی کوئی دیوانہ بتاتا ہے کوئی سودائی	رنگ تبدیل ہے منہ پر ہے اوداسی چھائی کوئی کہتا ہے کہ کیا تجھ پہ تباہی آئی

۱۷

غزل

[illegible]

١٨

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

جسنے دیکھا مجھے اشک آنکھونمین وہ بھر لایا
راہ چلتون کو مرے حال پہ رونا آیا
آہ کی دل سے بیان ہون جگر تھام کے ہا
پر زبان سے نہ کبھی آپ نے یہ فرما

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

درد کی میرے عبث دوستو کرتے ہو دوا
حال ایسا تو محبت مین مرا غیر ہوا
مرض عشق سے ہرگز نہین ہونیکی شفا
ہاتھ ململ کے یہ کہتے ہین جہان سکے حکما

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

گھر سے باہر جو نکلتا ہون کبھی مین پر غم
کوئی کہتا ہے کہ کیا تجھپہ ہوا ظلم و ستم
دیکھکر مجھکو ہر اک دست کو ملتا ہی الم
کوئی کہتا ہے کہ بتلا دو مرے سر کی قسم

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

کس قدر تو نے دیے رنج ستایا تو نے
زہر کس طفل پریزاد پہ کھایا تو نے
سب مجھے کہتے ہین کیا حال بنایا تو نے
خاک مین کیسے جوانی کو ملایا تو نے

کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

زندگی ہوتی ہے بیمار کی فرقت مین حرام
کر چکا ہے مرض عشق نہان اپنا کام

19

اب کوئی آنکھیں اغلب ہے کہ ہو جاے تمام
دوست سب ایکطرف کرتے ہیں ہمیں سے کلام

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

کیا ملا کہتے ہیں سب لگ گیا غیسے تجھے
کام ہے گل سے نہ بلبل کے ترانیسے تجھے
عاریانی سے ہے پرہیز ہے کہانیسے تجھے
کہو دیا کسکی محبت نے زمانے سے تجھے

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

حال زار ایسا آفت کا ہو زاری ہے
لب تلک آ بھی ابکی ہے دشواری ہے
لوگ کہتے ہیں محبت کی یہ آزاری ہے
دے خدا تجکو شفا عشق کی بیماری ہے

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

ترجیع بند ششم

کل رات اوسکے ساتھ مری نیند اوچٹ گئی
یا تو ہمیں صبح ہو گئی اور شب پلٹ گئی
طاقت جمال دیکھکے فی الفور گھٹ گئی
بیساختہ جو اوس نے رُخ روشن سے ہٹ گئی

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

شب بھر میں جاگا ہمرہ یار پری صفات
کی منتیں ہزار یہ مانی نہ ایک بات
کیا کیا کہیں نہ انوٹ چلی پر نہ کوئی گھات
آخر گذر گئی اسی جھگڑے میں ساری رات
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

ایسی تھی خوشی میں وصل کی نیند آئی ایکبار
چاہوں کہ ہو میں اوس سے بغل اپنی ہمکنار
جب صبح ہوگئی تو اوٹھا ہو گیے بیقرار
خورشید کی کرن ہوئی گردن سے آشکار

دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

باتیں بلا سے اوس سے نکرتا میں اسقدر
بیٹھے تو اوسکو وصل کا راضی کیا ادھر
گیا جانتا تھا جلدی سے ہو جائیگی سحر
گھبرایا اوس طرف کو بچانے لگا جگر

دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

شبکو جو ٹھنڈی ٹھنڈی چلی باغ میں ہوا
چونکا جو وقت صبح تو دیکھا یہ ماجرا
اوسکے گلے لپٹ گئے میں بیہوش ہو
بلبل کا اوڑ رہا ہے درخت پہ چہچہا

دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

کیا تمہیں حال وصل کی شب کا نہیں عیان
نوبت ابھی وصل کی آئی تھی دوستان
ایسی کٹی یہ رات کہیں کیا کروں بیان
نقارہ سحر کی صدا آئی ناگہان

دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

ڈھر گئیں صبح وصل کے میں سو گیا جو آہ
رخ کو جو اوسکے دیکھکے گردونکی نگاہ
گھبرا کے چونکا نیند سے میں حالت تباہ
کیا دیکھتا ہوں چھپ کے نکلا ہے جاکی ماہ

دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

[illegible]

اِدھر وہ لیٹے سوتا تھا وہ غیرتِ قمر
رخ آفتاب سا جو ہوا اوسکا جلوہ گر
مین نے دوپٹہ کھینچ کے چہرہ پہ کی نظر
شمع و چراغ ہو گئے گل صبح جانکر

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

کیا وصل کی سحر کی مین [illegible] بہار
جھونکا ہوا کا زور سے آیا جو ایکبار
وہ مجھ سے ہمکنار تھا مین اوس سے ہمکنار
آنچل اوڑا جو منہ سے تو بولا مین بیقرار

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

کروٹ جو اوس نے نیند مین لی سو کے [illegible]
چمکا جو اوس کے [illegible]
گوشہ گیا نقاب کا رخسار سے سرک
جاتی رہی فلک پہ ستارونکی سب جھلک

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

کہین چپکا سا زبان مین [illegible]
عنقا ہی وصل تھا [illegible]
کچھ کچھ نہ آیا دام مین میرے وہ مہ لقا
مرغ سحر کی آنے لگی دور سے صدا

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

جھونکا جو [illegible] سے سحر وصل دلربا
آواز اذان کی آئی جو اس شب مین [illegible]
مین نے کہا کہ رات بڑی ہی نہ ہول کھا
بولا کہ لے مین جاتا ہون حافظ ترا خدا

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

۲۱

[illegible]

غزل داد و طلب

[illegible]

جاگا وہ جبتلک تو نہ بوسہ کیا طلب
منہ اوسکا کھولکر جو گیا میں نے لب بلب

جب سو گیا تو چین پھر آتا تھا مجھکو کب
آنچل رخ صنم سے اوٹھا تا ہوا غضب

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

سونے نہ پایا خواب میں اوس سے لپٹ لپٹ
یکبار جھجکی گئی جلد سیج پر جو چپٹ

کیا جلد رات وصل کی یارو گئی ہے کٹ
منہ کھو لگے وہ بولا کہ پیارے پرے ہٹ

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

تا صبح وصل میں جو رہا یار مست خواب
ملتا اوٹھا جو آنکھ وہ رشک آفتاب

وقت سحر کسی نے جگایا او سے شتاب
بولا یہ ہاتھ ملکی الاماں بہ اضطراب

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

ترجیع بند دہم

فراق میں یہ غم بے حساب ہی دل کو
نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہی دلکو

کہ زندگی کیطرف سے جواب ہے دلکو
خیال یار میں کیا اضطراب ہی دلکو

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہی دل کو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو

جدائی اوسکی خدایا بہت ستاتی ہے
جو ہی ہجر میں صورت نہیں دکھاتی ہے

علاج کچھ کیا کچھ نہیں بن آتی ہے
نہ یار آتا ہے مجھتک نہ جان جاتی ہے

نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو

ملا جو ضبط تو دل کی طپش سی گھبراؤن	خلاف وضع ہی گر کچھ زبان پر لاؤن
فراق یار مین جی کسطرح سے بہلاؤن	غضب مین جان ہی کس سے کہون کہان جاؤن

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دلکو

سوال وصل کا کرتا ہا ہے عربدہ جو	جو دیکھیے کیجیے تو سنتا نہین کوہ بد خو
کیا ہے عشق نے بے دست و پا مجھے ہر سو	نہ جی پہ زور ہے اپنا نہ یار پر قابو

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو

فراق یار نے کیا کر رکھا ہی حال تباہ	کوئی نہین مری فریاد کو پہونچتا آہ
تڑپتا رہتا ہون بسمل کیطرح شام و پگاہ	پڑی ہی جان حزین کس بلا مین یا اللہ

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہی دل کو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو

وصال یار کی کرتا ہون سیکڑون گھاتین	نصیب ہوتی نہین لطف کی ملاقاتین
بنایا کرتا ہون جی سے سحر تلک باتین	تڑپ تڑپ کے گذرتی ہین ہجر کی راتین

نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دلکو

فراق مین مری کیسی اولٹ گئی تقدیر	اثر ہے نالہ مین بالکل نہ آہ مین تاثیر

کسی طرح سے نہیں ہم ہوتا وہ بے پیر
لیو نہیں ہم سے خدا یا کرو نہیں کیا تدبیر

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

فراق یار کا صدمہ غضب ستاتا ہے
سدا وصال کا شوق اپنی جان کھاتا ہے
جو اوس سے کہیے تو وہ گالیاں سناتا ہے
ہم خموش رہیے تو منہ کو کلیجا آتا ہے

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

وصال یار سے کہاں امانت کو
سدا فراق میں دیکھا طپاں امانت کو
سنایا کرتا ہے درد نہاں امانت کو
ہمیشہ ہے یہی ورد زباں امانت کو

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

مخمس یازدہم

سبب نہیں بتا ستم ایجاد کیا کیجیے
رقیبوں کی شکایت کر کے تیری شاد کیا کیجیے
مثال غنچہ صبا کو منہ لکھو لگر برباد کیجیے
خیال آتا ہے دل کو شکوۂ بیداد کیا کیجیے

خدا سے اوس بت کافر کی فریاد کیا کیجیے

عروج فصل گل میں قید ہوتا ہے ستم اپنا
دگرگوں حال ہے کہ صبا یا آتی میں ہم اپنا
خدا لیجا او دیکھیں یا نہیں کسدن قدم اپنا
بہار آئی ہے گلشن میں گھٹا جاتا ہے دم اپنا

قفس کے در کو وا کرتا نہیں صیاد کیا کیجیے

دلا آیا ہوں نہیں اتنی طرفداری نہیں بیبا
جسے پروا نہو اپنی محبت اوسکا ہے بہر حرجا

غزل

[illegible]

مٹاتا ہے وہم اوس مروت کی محبت کا
عبث کرتا ہے تو ہم سے خیال یار کا شکوا
جو بھولا ایکبار ہی دل اوسسے پھر یاد کیا کیجے

اگر باغ میں نخوت سے جب شمشاد نے تولا
زبانکو طعن میرے ستم ایجاد نے کھولا
مٹا دیا سجدہ کر دل قمری کو پھر بھی کولا
مقابل سرو کو پاکر گلستان مین وہ گل بولا
غلام اپنا جو ہو وسے اوسے آزاد کیا کیجے

پایا میں سیر گلستان وحشت افزا ہے
اوٹھائین خاک سر پر قلق محشر برپا ہے
صنوبر کی ہوس سرو سہی کی کسکو پروا ہے
کبھی محبوب کا بوٹا سا قد آنکھوں مین پھرتا ہے
چمن مین دیکھکر اپنا دل سہی شمشاد کیا کیجے

نہین ہے قصد ہمکو قتل تو کرتا ہے خنجر سے
لہو آنکھوں سے بہتا ہے لب سے کیون دشنام کا برسے
زبان کیا بند وحشت مین رکھین احباب کے ڈر سے
جنونکا جوش ہوتا ہے گو نکلا جیب کے نشتر سے
نہ تجکو گالیان دیجے تو اسے فصاد کیا کیجے

جدا ہے سر کسی کا تن سے خون کوئی اوگلتا ہے
کلیجہ مضطرب ہین اپنا بیتابی سے ملتا ہے
الم منہ دیکھتے ہین بس نہین کچھ اپنا چلتا ہے
لہو بہتا ہے غیر و نکا ہمارا دم نکلتا ہے
گلے پر پھیرتا خنجر نہین جلاد کیا کیجے

نہین گو غم مین اپنے خون دل آنکھون سے بہتا ہے
اگر در پردہ صد مے ہجر کے وہ شوخ سہتا ہے
جفا مین بھی وفادار یکا اوسکو پاس رہتا ہے
ہماری قبر کو ٹھوکر لگا کر یار کہتا ہے
ملا ہو خاک مین جو خود اوسے برباد کیا کیجے

یکایک جوش وحشت نے جو بستی نجد دکھلایا
پکارا قیس سے لا نا جنون سے دل ہے تنگ آیا
عنایت سے خدا کی عشق مین کیا مرتبہ پایا
امانت کوہ پر پہونچا تو لوٹ فرہاد چلایا

غزل انصاف طلب

لبوں پر جہاں شیریں ہوا ایسا ہی او ستاد کیا کیجیے

مخمس دوازدہم بر غزل شیخ ناسخ صاحب

زیست دشوار ہے پر ضبط فغاں رکھتے ہیں
حال کھلنے کے لیے بند زباں رکھتے ہیں
قلب فولاد کا ہم سوختہ جاں رکھتے ہیں
ولیکن بھی پوشیدہ تپ عشق بتاں رکھتے ہیں

آگ ہم سنگ کے مانند نہاں رکھتے ہیں

شہسواری کی سو ہمیں تجھ کو حاصل ہے کمال
حق نے اے طفل حسین تجھ کو دیا ہے وہ جمال
پیر و برنا جلو میں ہیں مثال اطفال
نے سواری تری دیکھیں پھرتے ہیں گرد و نال

ہاتھ میں صبر کی جو لوگ عنان رکھتے ہیں

چشم انجیر کے کی بات نہ نکلی منہ سے
ولیکن لاکھ آگ لگی بات نہ نکلی منہ سے
جل گیا طیش سے بھی بات نہ نکلی منہ سے
بزم جاناں میں کبھی بات نہ نکلی منہ سے

گریہ کو شمع کے مانند زباں رکھتے ہیں

نکلیں کھا کے زمیں پر ہے جبیں لیلیٰ کی
ہاتھ ملتا ہوں نکلی نہیں حسرت جی کی
دیکھوں کس طرح سے اس استغنا ہے گھر
ایک مدت سے بھٹکتا ہے ترے وحشی

سر ٹپکتا ہوں صنم پاؤں جہاں رکھتے ہیں

شمع عشق میں ترے ہیں وہ لت کی ہوس
عاشق سوختہ تن ہیں یار ہم جو کی ہے آس
نذر کیا تجھ کو کریں دل ہے ندامت سے اداس
مثل پروانہ نہیں کچھ زر و مال اپنے پاس

ہم فقط تحفہ خدا کرنے کو جاں رکھتے ہیں

دیکھ کے ہیں ادا کی جو اول سے قاتل
سہم کر گوشہ تن میں بھی جلاتا ہے دل
جان اگر آن میں دیتا ہے پھڑک کر بسمل
طائر روح کو کرتے ہیں کیونکر بسمل

تیر رکھتے ہیں پر پیوند کمان رکھتے ہیں

کا گلشن آفاق میں اولٹا ہے اثر	دیدہ بازی سے ہزار رنگ ہوا نوع دگر
ہر ہونکے نظارہ سے بلا نظم کا گھر	ہوگیا زرد پڑی جبکہ حسینوں پہ نظر

یہ عجب گل ہیں کہ تاثیر خزان رکھتے ہیں

زندہ دل لوگ پڑھا کرتے ہیں غزلیں دن رات	کبھی شاعر نہیں مرتا یہ بجا ہے یہ بات
ار ایسے ہے ہر مصرعہ تر آب حیات	تازگی ہے سخن کہنہ میں یہ بعد وفات

لوگ اکثر ہے جینے کا گمان رکھتے ہیں

ہے دولت سے سوا شعر کا فن ہے ناسخ	سکۂ شعر امانت کا چلن ہے ناسخ
[illegible] رنج و محن ہے ناسخ	عوض ملک جہان ملک سخن ہے ناسخ

وہ نہیں حکم روان طبع روان رکھتے ہیں

مخمس سیزدہم بر غزل خواجہ حیدر علی آتش

جب کوئی مرغ چمن گرم فغان ہوتا ہے	سر مرا فرط نقاہت سے گران ہوتا ہے
[illegible] اگر ذکر خزان ہوتا ہے	آتش نالۂ بلبل سے دھوان ہوتا ہے

سیر گلزار سے مجکو خفقان ہوتا ہے

پھول ہی ہیں وہ نہیں گلزار جہان میں الفت	سرو پیر ہیں یہ فدا خاک نہیں ہے غیرت
[illegible] پریان ہوائی ہیں ای مہ طلعت	روی گل کو رخ رنگین سے ترے کیا نسبت

قد صنوبر کا یہ بوٹا سا کہان ہوتا ہے

دل کی میزان میں ذرا مرتبۂ حسن کو طول	سکۂ ماہ ہے اس چہرۂ پرنور کا مول
[illegible] روشن کیا دیدۂ انصاف کو کھول	وعدہ شب نکرا ہی مہر لقا جھوٹھ نہ بول

جلوہ گر رات کو خورشید کہاں ہوتا ہے

کیا عجب ہے اولیں ذرون غیر کی بیداد و لنسی | ضبط ہوتا ہی سخن کا کہیں ناشاد و لنسی
بزم میں انکی رہتی ہے جلا و لنسی | باتیں کرتا ہوں اشاروں میں بریزاد و لنسی

دیدۂ شوق سے پان کا رزبان ہوتا ہے

دل کسی سی ل بیٹھا گی وسکی پلک کی کاری | ایک پل میں وہ ہوا جا تسی اپنی عاری
بیکسی کی مدد ایسی نہیں تو نخوار سی | ابرو دیار سے قوت ہے مژہ کو سادی

تیر کیواسطے سب زور کمان ہوتا ہی

نازکی دیکھ کے اونکی نہیں کسکو سکتے | تخم بوسہ جمن تمیں نہیں بو سکتے
ایسے معشوق کہاں پیدا و کہیں اب ہو سکتے | فرش گل پردہ نزاکت سی نہیں سو سکتے

تن نازک میں رگ گل کا نشان ہوتا ہے

یاد دلدار کی کسمرجہ والی ہے مجھے | عین دریا میں نگہ خلق کی پانی ہے مجھے
سر گردونکی زمین پر نظر آتی ہے مجھے | چشم تر عالم نیرنگ دکھاتی ہے مجھے

برج آبی مرے رہنے کا مکان ہوتا ہے

دنکو جاتا ہوں جو کوچہ میں کبھی میں تیرے | دھوپ پاتی ہے مجھے چار طرف سے گھیرے
اس طرح آنکھ کسی سے نہ مقید پھیرے | زیر دیوار جو ٹھہروں تو حسد سے میرے

سایہ سرپہ دی پانون روان ہوتا ہے

پیر خورشید لقا ہو کہ جوان مہوش | جوہر تیغ زبان دیکھ کے ہو جاتا ہی غش
سب نظام شعر دان پہ اٹھا تے تھکش | جاہی نامرد نہیں نظم میں اپنی آتش

مصرع تیغ کے مطلب کا بیان ہوتا ہے

مطلع معاد و مطلب

تاریخ مطلع و مصنف

۲۸